

112902 - دستاویزات اور مختلف پارسل بذریعہ ڈاک منتقل کرنے والی کمپنی میں کام کرنے کا

حکم

سوال

میں نے 17 سال تک سودی بینک میں کام کیا، اور اللہ تعالیٰ نے مجھے سود سے دور رہنے کی توفیق دی تو میں نے بینک کی جاب چھوڑ دی، جس کے بعد میں نے اپنی زندگی میں بہت بڑی مثبت اور حیرت انگیز تبدیلی دیکھی ہے۔ لیکن آج کل حلال ملازمت ملنا بہت مشکل ہے۔ مجھے اڑھائی سال سے کام نہیں مل رہا، اور میں پانچ افراد کے خاندان کا واحد کفیل ہوں۔ اب کیا میں کسٹمر سروس میں کام کرتے ہوئے دستاویزات اور پارسل منتقل کرنے والی بین الاقوامی کمپنی میں ملازمت کے لیے درخواست دے سکتا ہوں؟ مسئلہ یہ ہے کہ اس کمپنی کو اس ملک کے اندر جس میں میں رہتا ہوں، شراب کی نقل و حمل کی اجازت نہیں ہے، لیکن اگر کوئی شراب کی بوتلیں - مثال کے طور پر - کسی دوسرے ملک میں ارسال کرنا چاہتا ہے، تو کمپنی انہیں یہ سروس فراہم کرے گی، اور کمپنی کو بیرون ملک سے پارسل بھی موصول ہوتے ہیں جن میں یہ غیر شرعی چیزیں ہو سکتی ہیں۔ اس ملازمت میں میری ذمہ داری کی نوعیت نقل و حمل کے دوران پیدا ہونے والے مسائل کو حل کرنا ہو گا، اور یہ ذمہ داری اس وقت تک رہتی ہے جب تک پارسل کسٹمر تک نہ پہنچ جائے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا مجھے اس کمپنی میں جاب کے لیے اپلائی کرنا چاہیے یا نہیں؟ براہ کرم نوٹ کریں کہ کمپنی کی بنیادی سرگرمی - جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے - مختلف قسم کے دستاویزات اور پارسلز کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانا ہے۔

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

کورئیر کمپنی میں کام کرنا بذات خود جائز ہے، لیکن اگر کوئی کورئیر کمپنی حرام چیزوں کو منتقل کرنے کے لیے مختص ہو، مثلاً: سودی بینکوں کی دستاویزات ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانا، یا شراب یا فلمیں، یا گانے وغیرہ تو پھر ایسی کمپنی میں کام کرنا بذات خود حرام ہو جائے گا، اور اگر حلال و حرام دونوں طرح کے کام ہوتے ہیں تو پھر جو کام زیادہ ہو گا اسی کے مطابق حکم ہو گا، لیکن اس میں بھی یہ لازم ہو گا کہ حرام کام خود کرنے سے بچیں۔

اس بنا پر: آپ اس ملازمت کے لیے اپلائی کریں یا نہ کریں؟ اس کا تعلق آپ کی اس ملازمت میں ذمہ داری پر منحصر ہے، کہ آپ جن کاموں کی نگرانی کریں گے اور جن صارفین کے مسائل حل کریں گے وہ کیسے ہیں؟ چنانچہ جو کام حرام ہو گا آپ نہیں کریں گے؛ لہذا دستاویزات اور حلال پارسل منتقل کرنے سے متعلق معاملات آپ سر انجام دیں

گے، لہذا اگر آپ کو ملازمت اس شرط پر دی جائے تو پھر آپ اس جگہ ملازمت کر سکتے ہیں، وگرنہ آپ کو اتنی مقدار میں ہی گناہ ملے گا جتنی مقدار میں آپ حرام چیزوں کے لیے اپنی خدمات پیش کریں گے، لہذا شراب وصول کرنا، شراب منتقل کرنا، فلمیں اور گانے وغیرہ وصول کرنا، سودی اور انشورنس کی دستاویزات منتقل کرنا یہ سب کام جس قدر آپ کریں گے اتنا ہی آپ کو گناہ ہو گا۔ ایسے ہی اس کمپنی کے ذریعے بھیجے یا منگوائے جانے والے کسی بھی حرام چیز کے پارسل کا معاملہ ہے۔

اس میں کوئی دو رائے نہیں ہیں کہ شراب کو منتقل کرنا حرام کام ہے، اور گناہ کے کاموں میں تعاون کے ساتھ ساتھ انسان کو صحیح حدیث میں ثابت لعنت کا مستحق بھی بنا دیتا ہے، نیز ہر ایسی چیز کو منتقل کرنا حرام ہے جو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دی ہے۔

دائمی فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ: (14 / 411) میں ہے:

ایک شخص کو صرف شراب بنانے والی کمپنی میں ہی ملازمت مل رہی ہے، یا شراب خانے میں یا شراب فروخت کرنے والی دکان وغیرہ میں کام کا موقع مل رہا ہے تو ایسے شخص کی کمائی کا کیا حکم ہے، واضح رہے کہ وہ متعدد افراد پر مشتمل خاندان کی کفالت کر رہا ہے۔

تو اراکین کمیٹی نے جواب دیا:

"کسی مسلمان کے لیے شراب بنانے والے فیکٹری، یا شراب کے گودام یا شراب سے متعلقہ کسی بھی کام کی ملازمت کرنا جائز نہیں ہے۔ اس کام کی بدولت حاصل ہونے والی کمائی بھی حرام ہے، اس لیے اس مسلمان پر لازم ہے کہ اس کے علاوہ کوئی حلال کام تلاش کرے، اور پہلے جو کچھ اس سے ہو چکا ہے اس کی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے؛ کیونکہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ

ترجمہ: نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں باہمی تعاون کرو، گناہ اور زیادتی کے کاموں میں باہمی تعاون مت کرو۔ تقویٰ الہی اپناؤ، یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔ [المائدة: 2]

اسی طرح نبی مکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے شراب، شراب نوش، شراب پلانے والا، شراب بنانے والا، شراب بنوانے والا، شراب اٹھانے والا، جس کی طرف لے جائی جائے، شراب فروخت کرنے والا، اور خریدنے والا اور اس کی قیمت کھانے والا سب پر لعنت بھی فرمائی ہے۔ متفق علیہ"

الشیخ عبد العزیز بن باز ، الشیخ عبد الرزاق عقیفی ، الشیخ عبد اللہ بن غدیان ، الشیخ عبد اللہ بن قعود .

" فتاویٰ اللجنة الدائمة " (14 / 411)

مذکورہ حکم میں کوئی تبدیلی نہیں ہو گی چاہے شراب نوش کافر ہو یا مسلمان ۔

دائمى فتوى كميثى كے فتاوى: (22 / 97) میں ہے:

سوال: كچھ اساتذہ طلبہ سے شراب وغيره اٹھا كر لانے كا كہتے ہیں، تو اگر استاد غير مسلم ہے تو اسے شراب اٹھا كر دینا حرام ہو گا يا حلال ہو گا؟

اس پر كميثى كى طرف سے جواب دیا گیا:

"مسلمان كے ليے شراب نوش كے سامنے شراب پيش كرنا جائز نہیں ہے؛ كيونكه نبى مكرم صلى الله عليه و سلم نے شراب اٹھانے والے اور جس كى طرف اٹھا كر لے جایا جائے دونوں پر لعنت فرمائی ہے، نیز یہ گناہ اور زيادتی كے كاموں میں تعاون بھی ہے اور الله تعالى نے اس سے منع فرمایا ہے، فرمانِ بارى تعالى ہے:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ

ترجمہ: نيكي اور تقوى كے كاموں میں باهمى تعاون کرو، گناہ اور زيادتی كے كاموں میں باهمى تعاون مت کرو۔ تقوى الہی اپناؤ، يقيناً الله تعالى سخت عذاب دينے والا ہے۔ [المائدة: 2] ختم شد

الشيخ عبد العزيز بن باز ، الشيخ عبد الله بن غديان ، الشيخ صالح الفوزان ، الشيخ عبد العزيز آل الشيخ ، بكر أبو زيد .

" فتاوى اللجنة الدائمة " (22 / 97)

اس حوالے سے مزيد كے ليے آپ سوال نمبر: (10398) كا جواب ملاحظه كريں۔

ہم آپ كو نصيحت كريں گے كه آپ حلال كام تلاش كريں، اور حرام سے دور رہیں، اور ہمیں نظر آ رہا ہے كه آپ كے ليے اس كمپنى میں ملازمت كرتے ہوئے حرام چيزوں سے بچنا مشكل ہو گا، ساتھ ہی ہم الله تعالى سے اميد كرتے ہیں كه الله تعالى آپ كو اس سے كہیں بہتر حلال ذريعه معاش عطا فرمائے، فرمانِ بارى تعالى ہے:

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ * وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا

ترجمہ: اور جو شخص الله سے ڈرتا ہے الله اس كے ليے (مشكلات سے) نكلنے كى كوئى راہ پيدا كر دے گا۔ [2] اور اسے ايسى جگہ سے رزق دے گا جہاں اسے وہم و گمان بھی نہ ہو اور جو شخص الله پر بھروسا كرے تو وہ اسے كافى ہے الله اپنا كام پورا كر كے رہتا ہے۔ بلاشبہ الله نے ہر چيز كا ايك اندازہ مقرر كر ركھا ہے۔ [الطلاق: 2 - 3]

ايسے ہی ہمارے پيارے پيغمبر صلى الله عليه و سلم كا فرمان بھی صحيح ثابت ہے كه آپ نے فرمایا: (جو شخص

كوئى چيز الله كے ليے چھوڑ دے تو الله تعالى اسے اس سے بہتر عطا فرماتا ہے) اس حديث كو البانى رحمہ الله نے "

حجاب المرأة المسلمة " (ص 49) میں اسے صحيح قرار دیا ہے۔



والله اعلم